ثقافتی مرکز

لاہور کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ پاکستان کا یہ عظیم ترین تاریخی شہر اس ملک کا علمی، تمدنی اور ثقافتی مرکز ہے چنانچہ یہاں متعدد مذہبی اور ادبی انجمنیں بھی ہیں اور تعلیمی ادارے بھی جو بہت مفید کام کر رہے ہیں۔ لیکن اب تک یہاں ایسا کوئی مرکز نہ تھا جہاں مختلف مذاق رکھنے والے علم دوست احباب جمع ہو کر اپنے افکار خصوصاً دینی ثقافتی نظریات پر تبادلۂ خیال کرتے اور پیش نظر مسائل پر غور و فکر کر کے ان کو بہتر سے بہتر طریقہ پر حل کرنے کی تدبیریں اور تجویزیں پیش کر سکتے۔ ایسے مرکز کے قیام کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی، لیکن اس کے لئے کوئی موزوں جگہ نہ ملتی تھی۔ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے ادارہ ثقافت اسلامیہ کے ڈائرکٹر جناب ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب نے پیش قدمی فرمائی اور اس ادارہ میں ثقافتی مرکز قائم کرنے کی تجویز پر غور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کو مدعو کیا گیا:-

جسٹس ایس۔ اے۔ رحمٰن صاحب۔ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب۔ میاں افضل حسین صاحب۔ میاں بشیر احمد صاحب علامہ علاء الدین صدیقی صاحب۔ مولوی محمد شفیع صاحب۔ شیخ محمد اکرام صاحب میاں سراج الدین صاحب۔ خواجہ منظور حسین صاحب۔ میاں محمد شریف صاحب۔ سید محمد عبداللہ صاحب۔ ملک عبدالقیوم صاحب۔ ڈاکٹر محمد باقر صاحب۔ ڈاکٹر جہانگیر خاں صاحب۔ مولانا عبدالمجید صاحب سالک۔ چراغ حسن صاحب حسرت۔ غلام مصطفٰے صاحب تبسم۔ امتیاز علی صاحب تاج۔ سید عابد علی صاحب عابد۔ سید نذیر نیازی صاحب۔ عبدالرحمٰن چغتائی صاحب۔ محمد عبدالعزیز صاحب خواجہ بشیر بخش صاحب۔ محمد سرفراز صاحب۔ سعید حسن صاحب۔ کریم احمد خاں صاحب۔ ڈاکٹر تصدق حسین صاحب اور مولانا صدر الدین صاحب۔ ان کے علاوہ رفقائے ادارہ بھی اس اجتماع میں شریک تھے۔

تمام اصحاب کے اتفاق سے یہ طے پایا کہ نو قائم شدہ ثقافتی مرکز کا حلقۂ رکنیت فی الحال محدود رکھا جائے۔ مہینہ میں دو مرتبہ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ میں اجتماعات ہوا کریں اور ہر اجتماع میں کوئی صاحب کسی موضوع پر زبانی یا لکھ کر اپنے خیالات و افکار پیش کریں اور اس کے بعد دوسرے اصحاب اس موضوع پر اپنے خیالات پیش کرنے کے لئے مباحثہ میں حصہ لیں اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔ آئندہ اجتماع کے لئے یہ طے پایا کہ مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی رفیق ادارہ "اسلام میں تعدد ازدواج" کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھیں۔

چنانچہ ثقافتی مرکز کا پہلا اجتماع ۱۶ فروری ۱۹۵۵ء کو ادارے کے وسیع ہال میں پانچ بجے شام کو ہوا۔ جس میں شرکت کے لئے مندرجۂ بالا اصحاب میں سے تقریباً سب تشریف لائے تھے۔ مولانا محمد جعفر شاہ صاحب ندوی نے مقرر کردہ موضوع پر اپنا

دلچسپ اور پُر مغز مقالہ پڑھا جس کو حاضرین نے بہت غور اور دلچسپی کے ساتھ سُنا۔ یہ مقالہ ازدواجی زندگی کے لئے قانونی تجاویز کے سلسلے کی تیسری کڑی کی شکل میں ماہنامہ ثقافت کے پیشِ نظر شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ شاہ صاحب کی تقریر کے بعد مختلف حضرات بالخصوص جسٹس ایس اے رحمٰن صاحب۔ علامہ علاء الدین صاحب صدیقی۔ مولانا صدر الدین صاحب منظور حسین صاحب۔ میاں محمد شریف صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب نے اس موضوع پر مباحثہ میں حصّہ لیا اور اپنے خیالات ظاہر فرمائے۔ یہ مبادلۂ خیالات تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہا۔ "ثقافت" کے صفحات میں اتنی گنجائش نہیں کہ ان تمام گفتگوؤں کو شائع کیا جائے۔ اس لئے صرف اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ اس باہمی گفتگو اور تبادلۂ خیال سے بہت کچھ مفید معلومات حاصل ہوئیں اور ہمارے معاشرہ کے اس اہم مسئلہ کے کئی پہلوؤں پر نتیجہ خیز روشنی ڈالی گئی جو اس کو مناسب طور پر حل کرنے کی تجاویز مرتب کرنے میں بہت مفید ثابت ہوگی۔

آئندہ اجتماع کے لئے ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب کی اس تجویز سے سب نے اتفاق فرمایا کہ مولانا محمد جعفر شاہ صاحب پھلواروی ایک اور مقالہ پڑھیں اور "طلاق و خلع" کو موضوعِ گفتگو بنائیں۔ کیونکہ ہمارے معاشرہ کو ان مسائل کے متعلق صحیح اسلامی نقطۂ نظر جاننے کی بہت ضرورت ہے۔ نیز یہ مسائل آجکل موضوعِ بحث بھی بنے ہوئے ہیں۔ مزید برآں ان موضوعات پر تبادلۂ خیالات سے آئندہ تشکیل فقہ جدید میں بہت مدد ملے گی جو ایک فوری اہم اور بنیادی ضرورت ہے۔ (ش - ح - ر)

اسلام میں حیثیتِ نسواں (انگریزی / اردو)

(مصنفہ محمد مظہر الدین صاحب صدیقی)

پہلے یہ کتاب انگریزی میں شائع کی گئی جس میں صدیقی صاحب نے کافی مطالعہ اور غور و خوض کے بعد عورتوں کے حقوق و فرائض اور اسلام میں ان کے صحیح مقام کی توضیح کی ہے۔ پردہ، طلاق، نکاح، ضبطِ تولید، تعددِ ازدواج اور دیگر مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر سے نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات روشنی ڈالی ہے۔ حجم ۲۰۰ صفحات۔ قیمت پانچ روپے بارہ آنے۔

اب صدیقی صاحب نے اسے کسی قدر تغیر و ترمیم کے ساتھ اردو میں منتقل کیا ہے۔ اس میں عورتوں کے حقوق و فرائض کے بارے میں مصنف نے بیش بہا معلومات جمع کئے ہیں۔ اور بتایا ہے کہ اسلامی تعلیمات کی رُو سے عورتوں کو مسلم سوسائٹی میں مردوں کے مساوی مرتبہ حاصل ہے۔ نیز مغربی تصورِ مساوات کا فرق بھی واضح کیا گیا ہے۔ موجودہ زمانہ میں جبکہ بیشتر اسلامی ممالک میں حقوقِ نسواں کا مسئلہ بڑی شدت کے ساتھ زیر بحث ہے اس کتاب کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔ قیمت تین روپے۔

ملنے کا پتہ:

سکریٹری، ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ - ۲ - کلب روڈ - لاہور - (پاکستان)